جلد ۴۸/۱۳ ۲ ہجرت ۱۳۳۸ ہش ۲ مئی ۱۹۵۹ء نمبر ۱۰۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق دعا کی تحریک

ربوہ یکم مئی ۔ جیسا کہ سابقہ اطلاعات سے ظاہر ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت ان دنوں ناساز ہے۔ احباب خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں ۔ کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ کو جلد صحت یاب فرمائے اور صحت و عافیت کے ساتھ کام کرنے والی لمبی عمر عطا کرے آمین

چینی فوجوں نے جنوبی تبت کے پہاڑی راستوں کو اپنے قبضہ میں لے لیا

ہندوستان کی شمال مشرقی فرنٹیر ایجنسی اور تبت کے درمیان ہر قسم کا رابطہ ختم کرنے کی کوشش

نئی دہلی یکم مئی ۔ بعض نئی آمدہ اطلاعات کے مطابق چینی فوجوں نے جنوبی تبت کے ان تمام دروں کو اپنے قبضہ میں لے لیا ہے جو ہندوستان کی شمال مشرقی فرنٹیر ایجنسی کی طرف جاتے ہیں۔ اگرچہ ان اطلاعات کی فوری طور پر کوئی تصدیق نہیں ہو سکی۔ لیکن مبصرین کا کہنا ہے کہ چینی فوجوں کا مقصد یہ ہے کہ ان تمام راستوں کو مسدود کر دیا جائے۔ جن سے باغی بھاگ نکلنے میں بہت فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ مزید برآں چینی فوجوں نے سانگپو دریا اور ہندوستانی سرحد کے درمیانی علاقے میں باغیوں کے خلاف زبردست مہم شروع کر رکھی ہے۔ جس میں فضائی اور بری افواج دونوں بڑی سرگرمی سے حصہ لے رہی ہیں۔

چینی فوج کی اس شدید مہم کے باوجود مختلف پہاڑی راستوں کے ذریعہ تبتی باشندے بہت بڑی تعداد میں سرحد عبور کر کے بھارت اور بھوٹان میں داخل ہو رہے ہیں۔ بھارتی حلقوں کی اطلاع کے مطابق اس وقت تک ساڑھے سات ہزار تبتی بھارت میں سیاسی پناہ لے چکے ہیں۔ اور ان میں روزانہ سینکڑوں کا اضافہ ہو رہا ہے۔ تبتی پناہ گزینوں کا بیان ہے کہ چینی بمبار طیاروں نے بدھ خانقاہوں اور بہت سے تبتی دیہات کو پیوند زمین کر دیا ہے۔ ان پناہ گزینوں کے بیان کے مطابق اس وقت تبت میں ۳۰ ڈویژن چینی فوج موجود ہے۔ جس کے لئے ہوائی جہازوں کے ذریعہ رسد پہنچائی جا رہی ہے۔ کیونکہ باغی کھمبا قبائل نے لہاسہ سے پیکنگ جانے والی بہت سی سڑکوں پر قبضہ کر رکھا ہے:

امریکہ نے امدادی پروگرام کے تحت جو وعدے کئے ہیں وہ انکا پوری طرح پابند ہے

پنڈت نہرو کے جواب میں امریکی سفارتخانہ کراچی کے سرکاری ترجمان کا بیان

کراچی یکم مئی ۔ امریکی سفارت خانہ کراچی کے ایک سرکاری ترجمان نے حال ہی میں ایک بیان دیتے ہوئے اعلان کیا کہ باہمی سلامتی کے معاہدے کے نتیجہ میں فوجی امدادی پروگرام کے تحت امریکہ نے پاکستان سے جو وعدے کئے ہیں۔ وہ ان کا پوری طرح پابند ہے۔ ترجمان سے بھارتی ایوان بالا میں وزیر اعظم پنڈت نہرو کے حالیہ بیان پر تبصرہ کرنے کو کہا گیا تھا۔ اس کے جواب میں ہی اس نے مندرجہ بالا اعلان کیا۔ ترجمان نے مزید کہا کہ امریکی سفارت خانہ کے سابقہ اعلان کے مطابق بی۔ ۵۷ قسم کے بمبار طیارے ۱۹۵۹ء کے نصف آخر میں پاکستان کو پہنچا دیئے جائیں گے۔ بیان جاری رکھتے ہوئے ترجمان نے کہا یہ طیارے پروگرام کے مطابق باہمی سلامتی کے ۱۹۵۴ء کے معاہدے کے تحت دیئے جا رہے ہیں۔ اور ہم اپنے تمام سابقہ وعدوں کے پوری طرح پابند ہیں۔ پاکستانی دفتر خارجہ کے ایک ترجمان سے جب پنڈت نہرو کے حالیہ بیان پر تبصرے کے لئے کہا گیا تو اس نے کہا ہمیں امریکہ سے وہ سب کچھ مل رہا ہے۔ جس کی ہمیں ضرورت ہے۔ اور جسے ہم استعمال میں لا سکتے ہیں۔ ہم نہ اس سے زیادہ کچھ حاصل کر رہے ہیں۔ اور نہ اس سے کم۔ ترجمان نے مزید کہا۔ معاہدے کو وسعت دینے یا اسے محدود کرنے کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔ بھارتی وزیر اعظم صرف الفاظ پر کھیل رہے ہیں۔ کراچی کے سیاسی مبصرین نے بھارتی وزیر اعظم کے اس بیان پر حیرت کا اظہار کیا ہے۔ کہ پاکستان کو جیٹ بمبار طیاروں کی فراہمی ہندوستان کے لئے تشویش اور پریشانی کا باعث ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت کی پریشانی اس احساس کا نتیجہ ہے۔ کہ پاکستان کو بی ۵۷ قسم کے طیارے مل جانے سے بھارت کے اس تفوق کو صدمہ پہنچے گا۔ جو کینبرا ہوائی جہازوں کی وجہ سے اسے حاصل ہے اور یہ کہ اس کے کینبرا ہوائی جہاز اپنی بلند پروازی کی وجہ سے اب تک جو پاکستانی علاقے پر گاہے گاہے پرواز کرتے رہے ہیں۔ ان کی اس مہم میں روک واقع ہو جائیگی مبصرین نے مزید کہا پاکستان کو جیٹ بمبار ملنے کے باوجود بھی ہندوستان کی ہوائی طاقت جہازوں کی تعداد کے لحاظ سے پاکستان کی ہوائی طاقت سے کئی گنا زیادہ رہے گی اور ہندوستان اپنی فوجی طاقت کو بڑھانے کے لئے ہر سال جو بھاری اخراجات کرتا ہے اس کی بناء پر وہ اپنی اس عددی اکثریت کو برقرار رکھ سکتا ہے۔ البتہ اتنا فرق ضرور پڑے گا کہ اب بھارتی طیارے بین الاقوامی قانون اور اخلاقی ضابطوں کی صریحاً خلاف ورزی کرتے ہوئے پاکستانی علاقوں پر اندھا دھند پرواز نہ کر سکیں گے:

حکومت ترکیہ سے روس کی وضاحت طلبی

ماسکو یکم مئی ۔ تاس ایجنسی کی اطلاع کے مطابق کل موسیو یمی تون نائب وزیر خارجہ روس نے پریسیڈ الکن ناظم الامور ترکیہ متعینہ ماسکو کو دفتر خارجہ میں طلب کیا۔ اور ان سے مطالبہ کیا کہ وہ اپنی حکومت کی جانب سے میزائل کے اڈوں کے قیام کے بارے میں مکمل معلومات بہم پہنچائیں۔

"قومی صدائے ایران"

تہران یکم مئی ۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ایک نیا ریڈیو سٹیشن جو اشتراکی پروپیگنڈا کرتا ہے۔ اور اپنے آپ کو "قومی صدائے ایران" کہتا ہے۔ دراصل روسی کاکیشس میں واقع ہے۔ جنوبی ایران سے شاہ کی واپسی کے بعد ایرانی کابینہ اس معاملے پر غور کریگی۔ اس ریڈیو کی نشریات کو ایران کی جانب سے روس کے معاندانہ اقدام سے تعبیر کیا گیا ہے

کارخانہ دار یکم جون تک تفصیلات چھپا کر رکھ سکیں گے

کراچی یکم مئی ۔ ہر کارخانہ کے مالک کو مارشل لا کے ضابطہ ۶۷ کے تحت یکم مئی سے پہلے پہلے جو تفصیلات جمع کرانا تھیں۔ وہ اب مزید ایک ماہ تک چھپائی جا سکیں گی۔ تفصیلات پیش کرنے کی میعاد میں یہ توسیع بعض ایسوسی ایشنوں کی درخواست کے پیش نظر کی گئی ہے:

ایک اہم جلسہ

محترم خادم صاحب مرحوم کی تقریر کا ریکارڈ سنایا جائے گا

مجلس خدام الاحمدیہ دارالرحمت وسطی کے زیر اہتمام محلہ کی مسجد میں مورخہ ۱/۵/۵۹ بروز جمعہ بعد نماز مغرب ایک اہم جلسہ ہوگا۔ جس میں دیگر تقاریر کے علاوہ محترم خادم صاحب مرحوم کی ایک معرکۃ الآراء تقریر کا ریکارڈ بھی سنایا جائے گا۔ لاؤڈ سپیکر کا اور خواتین کے لئے پردہ کا انتظام بھی ہوگا۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں تشریف لا کر مستفیض ہوں۔

(زعیم خدام الاحمدیہ دارالرحمت وسطی)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔
ایڈیٹر - روشن دین تنویر بی۔اے ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ — مورخہ ۲ مئی ۱۹۵۹ء

قدیم وجدید تعلیم یافتہ

اس وقت تمام اسلامی اقوام ایک نہایت پیچیدہ اندرونی مسئلہ سے دوچار ہیں جس کا حل کرنا نہایت ضروری ہے یعنی مسئلہ قدیم تعلیم یافتہ اور جدید تعلیم یافتہ طبقات کی باہمی کشمکش کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے اس کشمکش کے ایک محاذ کا نعرہ جنگ، مندرجہ ذیل الفاظ میں پاکستان کے ایک سابق وزیراعظم نے پیش کیا ہے۔

"آج ہمارے معاشرہ میں علی الخصوص ان لوگوں میں جو جدید علوم وتمدن سے بہت زیادہ متاثر ہیں — یہ نظریہ وسیع پیمانے پر موجود ہے۔ کہ اب اسلام کا مستقبل روشن نہیں ہو سکتا۔ یہ لوگ مسلم ممالک کی موجودہ بدحالی کو دیکھ کر یقین کئے بیٹھے ہیں۔ کہ اب دنیا میں اسلام کبھی بھی سربلند نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ان کی رائے میں کسی قوم یا فرد کو ترقی کرنے کے لئے اسلام سے دور ہی رہنا چاہیئے"

اس کے مقابل فریق ثانی کا نعرہ مندرجہ ذیل حوالہ سے نکلتا ہے۔

"علامہ اقبال مرحوم کی یادگار کے سلسلے میں لاہور میں جو جلسہ ہوا۔ اس میں ان کے صاحبزادے ڈاکٹر جاوید اقبال نے دو امور کی طرف خصوصی توجہ کی۔ انہوں نے اول سیاستدانوں کی مذمت کی جنہوں نے پاکستان کے حالات کو بد سے بدتر بنا دیا۔ دوسرے "ملا" کی تحقیر کی۔ اور کہا کہ یہ لوگ علم دین سے بے بہرہ ہوتے ہیں مگر مساجد کی امامت کا فرض ادا کرتے ہیں سیاستدانوں کے متعلق تو وہ نہ بتا سکے۔ کہ ان کا کیا علاج کرنا چاہیئے۔ مگر مساجد کی امامت کے متعلق انہوں نے اقبال مرحوم کے نقطہ نظر کی پیروی میں مشورہ دیا کہ مساجد کی امامت و خطابت کے لئے اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگوں کو مقرر کرنا چاہیئے جن کی تنخواہ حکومت ادا کرے۔"

الغرض۔ وعلیٰ ہذا یہ کشمکش مسٹر اور ملا کے درمیان ہے۔ ہماری دانست میں اگر دونوں طرف سے اسی طرح بڑھ کر ایک دوسرے کی مذمت کی جاتی رہی تو یہ مسئلہ روز بروز ٹیڑھا ہوتا چلا جائے گا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جدید تعلیم یافتہ طبقہ ایک حد تک اسلام سے بے بہرہ ہے۔ لیکن یہ کہنا کہ اس طبقہ سے ایسے لوگ پیدا نہیں ہو سکتے۔ جو اسلام کو سمجھتے ہوں۔ یہ سراسر غلط ہے۔ اس برصغیر ہند میں سینکڑوں نہیں ہزاروں مثالیں ایسی موجود ہیں۔ کہ جدید تعلیم یافتہ افراد بہترین عالم دین بھی ثابت ہوئے ہیں دوسری طرف۔ قدیم تعلیم یافتہ کو ناتعلیم یافتہ سمجھ کر "ملا" کے توہین آمیز لفظ سے موسوم کرنا بھی سخت غلطی ہے اکثر قدیم علماء جدید تعلیم اور جدید علوم وفنون کی اہمیت کو اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ اور وہ کسی طرح تعلیم کے جدید تصور کی رو سے ناتعلیم یافتہ نہیں کہے جا سکتے۔

ہم نے بہت سے جدید تعلیم یافتہ ایسے لوگ دیکھے ہیں۔ جن کو دین اسلام سے پورا پورا بہرہ حاصل ہے۔ اور وہ دینداری میں کسی بڑے سے بڑے عالم سے کسی طرح کم نہیں۔ اسی لئے ہم اہل علم حضرات کی خدمت میں عرض کرتے ہیں۔ کہ وہ سب کو ایک ہی لاٹھی سے ہانکنے کا طریق چھوڑ دیں۔ اور باہمی تفرقہ کی خلیج کو وسیع سے وسیع تر کرنے کی کوشش نہ کریں۔ کیونکہ اگرچہ اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ قدیم تعلیم یافتہ علماء میں سے واقعی بعض اچھے لوگ ہیں لیکن اس حقیقت سے بھی انکار نہیں ہو سکتا کہ ان کی اکثریت نہ صرف موجودہ وقت کے تقاضوں سے نابلد ہے۔ بلکہ ان کا تصور اسلام محدود ہے۔ اور جو اختلاف رائے کو برداشت کرنے کی تاب نہیں رکھتے اور جو اسلام کے وسیع اصولوں کے مالہ وماعلیہ کو سمجھنے کا حوصلہ نہیں رکھتے۔

اس کشمکش کو جو دونوں طبقوں کے درمیان جاری ہے۔ بعض اہل علم حضرات نے سیاسی قیادت کے سوال سے اور بھی خطرناک کر دیا ہے۔ اور یہ مسئلہ ایک نہایت اندرونی تخریبی تنازعہ بن کر رہ گیا ہے۔ بجائے اس کے کہ ہمارے اہل علم حضرات عوام کو اسلامی سانچوں میں ڈھالنے کی طرف توجہ دیتے۔ انہوں نے یہ پروپیگنڈا شروع کر رکھا ہے کہ جب تک جدید تعلیم یافتہ طبقہ کے ہاتھ میں ملک کی عنان قیادت رہے گی اس وقت تک اسلام کا احیاء نہیں ہو سکتا چنانچہ اس نظریہ کا ایک نمائندہ رقمطراز ہے:۔

"مسلمان ملکوں کی اصل ضرورت وہ قیادت ہے جو اسلام کے روشن مستقبل پر ایمان رکھتی ہو۔ اور مسلمانوں کی زبوں حالی کا مداوا اسلام ہی کو سمجھتی ہو۔ اور جسے اسلام پر عمل پیرا ہو کر مسلمانوں کی سربلندی اور مادی ترقی کا ویسا ہی یقین ہو جیسا یقین کہ اس بات کا ہوتا ہے کہ تیرہ و تار رات کے بعد سورج طلوع ہونے والا ہے۔ اور جب تک مسلمان ملکوں کو ایسی قیادت نصیب نہیں ہوتی روحانی ترقی کا تو کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ مادی ترقی کا خواب بھی منت کش تعبیر نہیں ہو سکتا۔ ایسی مادی ترقی جو انہیں زبوں حالی سے نجات دلا دے اور جس کے آگے دوسری قوموں کی مادی ترقی گرد ہو کر رہ جائے۔"

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ کوئی قوم جس نظریہ کا فروغ چاہتی ہے۔ اس کی قیادت بھی ایسے ہی ہاتھوں میں ہونی چاہیئے جو اسی نظریہ کی حامی ہو۔ لیکن بات یہیں تک نہیں ختم ہو جاتی۔ اصل بیماری باہم بے اعتمادی ہے۔ اور یہ گروہ جس کی نمائندگی یہ معاصر کرتا ہے۔ اس وقت تک خوش نہیں ہو سکتا۔ جب تک خود اس کے ہاتھ میں عنان حکومت نہ آئے۔ یہ گروہ اس بیماری میں مبتلا ہے کہ اسلام کا جو تصور اس نے قائم کیا ہے۔ اس کے سوا جو کچھ بھی ہے غیر اسلام ہے۔ اور جو فرد اس کے ساتھ بعینہٖ اس کی طرح نہیں سوچتا۔ وہ نہ تو اسلام کا معتقد ہے۔ اور نہ وہ کسی اعتماد کے قابل ہے۔ . . . . وہ اس کے نزدیک محل باہر ہے۔ اسی بیماری کا نتیجہ ہے۔ کہ خواہ حقیقت میں کوئی فرد کتنا ہی دیندار کیوں نہ ہو۔ اور خواہ وہ دین کے لئے کتنی ہی قربانیاں کیوں نہ کر رہا ہو۔ اور خواہ اس کی نیک نیتی اور خلوص کتنا ہی ثابت شدہ کیوں نہ ہو۔ اگر وہ ان کے تصور اسلام سے متفق نہیں ہے۔ تو وہ ان کے نزدیک مردود ہے۔

اسی طرح ہر اسلامی ملک میں ایسے گروہ موجود ہیں۔ جو عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لے کر اپنے تصور اسلام کے مطابق اسلامی انقلاب برپا کرنے کے دعویدار ہیں اگر خدانخواستہ ان میں سے کوئی کامیاب ہو جائے۔ تو اس کا نتیجہ وہی ہوگا جو ازمنہ وسطیٰ میں عیسائی فرقہ وارانہ رقابت سے یورپ کا ہوا تھا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ کہ ابھی تک تمام اسلامی ممالک مختلف تصورات اسلام کی باہمی جنگ زرگری سے بچے ہوئے ہیں۔

یہ درست ہے کہ آج بعض سیاسی حالات کی وجہ سے اسلامی ممالک میں اضطراب برپا ہے۔ لیکن یہ امر باعث اطمینان ہے کہ یہ اندرونی فتنہ دبا ہوا ہے۔ جو اگر خدا نہ کرے کبھی بیدار کر دیا گیا۔ تو صدیوں تک اسلامی دنیا کو چین نصیب نہ ہو سکے گا موجودہ قیادت کا یہ فائدہ ہے۔ کہ وہ کسی مخصوص تصور اسلام کے ساتھ نہیں چمٹ سکتی۔ بلکہ تمام تصورات کو اپنی اپنی جگہ اسلام کے لئے جدوجہد کرنے کے لئے آزاد چھوڑ رہی ہے۔ دراصل یہ قیادت اسلام ہی کے اصول لا اکراہ فی الدین کو قائم کرتی ہے۔ جو ملکی اور بین الاقوامی امن کے قیام کے لئے نسخہ اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔

ایسے لوگ ضرور مسلمانوں میں بھی موجود ہیں جو اسلام پر ایمان نہیں رکھتے۔ لیکن ان کا وجود خال خال ہے۔ ایسے لوگوں کے وجود کو اسلامی ملکوں کی قیادت کی تبدیلی کا بہانہ بنانا محض ایک سیاسی چال سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔ اور جو لوگ ایسے خیالات کا اظہار کرتے ہیں۔ ان کی غرض عوام کے ذہنوں میں خواہ مخواہ ہیجان پیدا کرنے کے سوا اور کچھ نہیں ہوتی۔ اگر یہ لوگ واقعی خلوص دل سے اسلامی اصولوں کا فروغ چاہتے ہیں۔ تو انہیں چاہیئے کہ وہ ایسے خیالات سے عوام کے ذہنوں میں ہیجان پیدا کرنے کے بجائے انہیں اسلام کے اصولوں پر عمل پیرا ہونے میں اپنا وقت صرف کریں۔ جس میں کوئی قیادت ان کے قابل نہیں ہو سکتی۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ ایک نمونہ پیش کر رہی ہے کہ بغیر سیاسی معاملات میں دخل اندازی اور قیادتوں پر اتہام تراشی کے تبلیغ اسلام کی مہم نہایت خوش اسلوبی سے ساری دنیا میں جاری رکھے ہوئے ہے۔ اور جو لوگ قیادتوں کے اس ہیر پھیر میں پڑے ہوئے ہیں۔ سوائے سیاسی اضطراب کو بڑھانے کے کوئی بھی خدمت اسلام نہیں کر سکے۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ

انشاء اللہ العزیز جامعہ احمدیہ میں داخلہ ۰ا مئی سے شروع ہوگا اور ایک ہفتہ تک جاری رہے گا۔ جو احباب اپنے بچوں کو داخل کروانا چاہتے ہوں وہ ان تاریخوں میں صبح ۷ بجے دفتر میں تشریف لے آویں جہاں داخل ہونے والوں کا انٹرویو لیا جائے گا کم سے کم تعلیم پرائمری لازمی ہے۔

نوٹ:- جن طلباء نے میٹرک ایف اے اور بی اے کا امتحان دیا ہوا ہے۔ وہ اپنے امتحان کے نتائج نکلنے کے بعد داخل ہو سکیں گے۔ جن کے لئے تاریخوں کا اعلان کر دیا جائے گا۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات

تقریر مکرم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ برموقع جلسہ سالانہ ۱۹۵۸ء

(قسط نمبر ۵)

اسلام میں تمام برکتوں کا منبع سید الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہام بہت مشہور ہے کل برکۃ من محمد صلی اللہ علیہ وسلم فتبارک من علم وتعلم اسی طرح حضور نے حقیقۃ الوحی صٓ۲۸ کے حاشیہ پر فرمایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے میں ایک زمانہ تھا مجھے بہت استغراق رہا کیونکہ میرا یقین تھا کہ خدا تعالیٰ کی راہیں نہایت دقیق راہیں ہیں۔ وہ بجز وسیلہ نبی کریم کے مل نہیں سکتیں جیسا کہ خدا بھی فرماتا ہے وابتغوا الیہ الوسیلۃ تب ایک مدت کے بعد کشفی حالت میں مَیں نے دیکھا کہ دو سقے یعنی ماشکی آئے اور ایک اندرونی راستے سے اور ایک بیرونی راہ سے میرے گھر میں داخل ہوئے اور ان کے کاندھوں پر نور کی مشکیں ہیں اور کہتے ہیں "ھذا بما صلیت علی محمد" حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو احیاء دین کے لئے منتخب بھی اسی بناء پر کیا گیا تھا۔ کہ حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی مقام کو دنیا پر ظاہر فرمائیں۔ پس کوئی مامور من اللہ اس زمانہ میں مامور من اللہ نہ ہو سکتا اگر وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوبیت کو عالم پر آشکارا نہ کر سکتا۔ پس حضور کے فرائض میں سے ایک فرض یہ تھا کہ اس زمانے میں جبکہ سردار پاکان پر نہایت کمینہ حملے ہو رہے تھے یہ ثابت کیا جاتا کہ خدا تعالیٰ کے ہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی نبیوں میں سے سب سے زیادہ پیارے ہیں۔ قرآن کریم کے معجزات کے بعد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق معجزات کا دکھایا جانا ضروری تھا سو اس کے لئے خدا تعالیٰ نے چار نہایت عظیم الشان اقتداری معجزات دکھائے۔ جن کا میں اس وقت ذکر کرتا ہوں۔ یہ معجزات چار افراد کے متعلق ہیں جن میں سے دو یعنی ڈپٹی عبد اللہ آتھم امرتسری اور جان الیگزنڈر ڈوئی امریکی لشکر نصرانیت کے سالار تھے۔ اور دو یعنی پنڈت لیکھرام اور سوامی شردھانند ہندو مت کے سرخیل اور علمبردار تھے۔

پہلا معجزہ

ڈپٹی عبد اللہ آتھم کے متعلق معجزے کی تقریب اس طرح پیش آئی کہ یہ شخص اسلام کا ایک نہایت دشمن تھا۔ یہاں تک کہ اس نے سید المعصومین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف دجال کا لفظ استعمال کیا تھا۔ ۱۸۹۳ء میں مختلف عیسائی پادریوں کی تحریک پر امرتسر میں ایک مناظرہ اسلام اور عیسائیت کے مابین قرار پایا جس میں عیسائیت کی نمائندگی عبد اللہ آتھم مذکور نے کی اور اسلام کی نمائندگی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائی۔ پندرہ دن تک یہ دلائل و براہین کی جنگ ہوتی رہی۔ یہ مناظرہ جنگ مقدس کے نام سے مشہور ہے۔ اور شائع ہو چکا ہے۔ آخری دن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اعلان فرمایا کہ ہمارے مقابل نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیخلاف دجّال کا ناپاک لفظ استعمال کر کے ہمارے دل کو بے حد دکھایا ہے۔ اب ہم اللہ تعالیٰ سے خبر پاکر اعلان کرتے ہیں کہ اگر یہ شخص حق کیطرف رجوع نہ کرے۔ تو ہر دن ایک ماہ بن کر پندرہ ماہ کی مہلت اس خصم کو دیگا۔ اور پندرہ ماہ کے اندر یہ شخص ہاویہ میں گرایا جائے گا۔ اس پیشگوئی کے سننے سے پہلے عبد اللہ آتھم بہت سی شوخیاں دکھا چکا تھا۔ لیکن پیشگوئی کے سنتے ہی اس کا رنگ اتر گیا۔ اور اس نے وہیں خوف زدہ کھڑے ہو کر اعلان کیا کہ اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دجال نہیں کہا حالانکہ وہ ناپاک لفظ شائع شدہ تھا۔

اس کے دل پر اس وقت سے ایسا خوف طاری ہؤا کہ اس کے لئے ہر دن خوف و اضطراب کی ایک قیامت بن گیا وہ اپنے آپ کو چھپاتا پھرا اور جگہ بہ جگہ گھومتا پھرا۔ اسے کمروں میں سانپ نظر آتے اور مختلف قسم کے عذاب اس کی آنکھوں کے سامنے پھرتے ان پندرہ مہینوں میں اس نے ایک لفظ بھی اسلام یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف زبانی یا قلم سے نہ نکالا۔ اس رجوع کی بناء پر پیشگوئی کا رجوع والا حصہ پورا ہو گیا اور خدا تعالیٰ نے جو دلوں کا جاننے والا ہے اس رجوع کی بناء پر اس کا عذاب ٹال دیا۔ ہر چند وہ خود اس درجہ خوف زدہ تھا۔ کہ ایک لفظ بھی پیشگوئی کے پورا ہونے کیخلاف نہیں کہنا چاہتا تھا۔ لیکن اس کے دوست نما دشمنوں نے اسے گوشہ عافیت میں بیٹھنے نہ دیا اور اس سے اعلان کروایا کہ وہ نہیں ڈرا تب خدا کا پنجہ اس کی گردن پر اس شدت سے پڑا کہ سات ماہ کے اندر اندر وہ ہاویہ میں گرا دیا گیا۔ یہ خدا تعالیٰ کا ایک عظیم الشان اقتداری نشان تھا۔

احباب غور فرمائیں کہ حضرت مرزا صاحب کو آتھم سے کوئی ذاتی دشمنی نہ تھی۔ اور یہ بھی نہیں کہا جا سکتا۔ کہ آتھم کی موت کسی توجہ والی قوت ارادی کا کرشمہ تھا۔ کیونکہ قوت ارادی کے اظہار میں شرائط برداشت نہیں ہوتیں۔ پس یہ موت صرف اور صرف خدائے علیم وحکیم اور خدائے قادر کی قدرت نمائی کا اظہار تھا۔ جو اسلام اور بانی اسلام کی صداقت کے لئے دکھایا گیا۔ اگر ایسی موت ایک ہی موت ہوتی تو کہا جا سکتا تھا۔ کہ یہ ایک اتفاقی حادثہ تھا۔ لیکن اس واقعہ کا مثیل قادیان سے ہزاروں میل دور وقوع پذیر ہؤا۔

دوسرا معجزہ

سنہ ۱۹۰۳ء میں الیگزنڈر ڈوئی نے جو عیسائیت کا بطل عظیم تھا امریکہ میں دعویٰ کیا کہ خدا نے اسے مسیح کے ارہاص کے طور پر اس لئے بھیجا ہے کہ تا صلیب کو دنیا پر غالب اور اسلام کے پرچم کو اپنے پاؤں تلے روندے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جب اس دعویٰ کا علم ہؤا تو حضور نے فرمایا کہ:-

"اگر کارخ عالم کا ایک ہی خدا ہے اور وہی دنیا میں اپنے برگزیدوں اور مرسلوں کو بھیجتا ہے تو یہ ممکن نہیں کہ مَیں بھی اسی کا بھیجا ہؤا ہوں اور ڈوئی صاحب بھی اسی کی طرف سے بالکل متضاد و مخالف مقاصد لیکر اس دنیا میں بھیجے گئے ہوں اگر مَیں سچا ہوں تو جھوٹا میری زندگی میں ضرور ہلاک ہوگا"

اور حضور نے لکھا کہ اس شخص نے میرے محبوب آقا کے خلاف ناپاک الفاظ استعمال کر کے مجھے بے حد دکھ دیا۔ یہ جوان ہے اور مَیں بوڑھا لیکن یہ آئے اور میرے مقابلہ میں مباہلہ کرے تا جھوٹا سچے کی زندگی میں ہلاک ہو۔

یہ مباہلہ امریکہ کے بیسیوں اخبارات نے شائع کیا اور بعض اخبارات نے بڑے زور سے ڈوئی صاحب کو اس بات پر اکسایا کہ وہ اس کا جواب دیں۔ چنانچہ ڈوئی نے بڑے استکبار کے ساتھ یہ کہا کہ کیا میں ایسے کیڑوں اور مچھروں کے مقابلہ میں آؤں جو میرے پاؤں تلے روندے جائیں گے۔ ڈوئی کے اس متکبرانہ دعوے پر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی سچائی کے لئے خدا کی غیرت اس طرح جوش میں آئی کہ وہ ڈوئی جس کے لاکھوں مرید تھے جس نے اپنا ایک علیحدہ شہر آباد کر لیا تھا اور جس کی کروڑوں روپے کی آمدنی تھی اس کو خدا نے ذلت و رسوائی اور ناکامی و نامرادی کے گڑھے میں دھکیل دیا۔ اس پر فالج گرا۔ اس کے مرید اس سے جدا ہو گئے اس کے درون پردہ راز فاش ہو گئے۔ اس کی بیوی اس کے بچوں نے اسے چھوڑ دیا اور وہ اس ذلت و مسکنت کا شکار ہؤا کہ انسان بے اختیار فاعتبروا یا اولی الابصار پڑھ اٹھتا ہے۔ ڈوئی صاحب کے ساتھ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کوئی ذاتی مناقشت نہ تھی اس نے ذاتی طور پر آپ کو کوئی نقصان نہ پہنچایا تھا یہ واقعہ بھی محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک نہایت بے نظیر معجزہ ہے۔

تیسرا معجزہ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوبیت اور صدق کے اظہار کے لئے تیسرا عظیم الشان نشان آریہ دھرم کے جرنیل پنڈت لیکھرام کی موت سے دنیا کو دکھایا گیا۔ لیکھرام دریدہ دہن اور بدزبان انسان تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب براہین احمدیہ لکھی تو اس شخص نے اس کے جواب میں ایک کتاب خبط احمدیہ لکھی اور اسمیں بدگوئی، توہین رسول اور توہین کتاب اللہ میں حد کر دی اور اکثر وہ اسلام کے خدا، اسکے رسول محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کی کتاب کا نہایت بے باکی سے تمسخر اڑاتا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف نہایت ناپاک باتیں کہتا تھا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دل اپنے محبوب آقا کی توہین سے بے انتہا دکھا۔ حضور علیہ السلام نے اپنے اس دکھ کو ایک جگہ اس طرح بیان فرمایا ؏

آں کہ در زندان ناپاکی است محبوس و اسیر
از سفاہت می کند تکذیب ختم المرسلین
تیر بر معصوم می بارد خبیث بدگہر
آسمان را می سزد گر سنگ بارد بر زمین

اسی طرح ایک دوسری جگہ فرمایا ؎

سید ما رہبر ما مصطفےٰ است
آنکہ نہ دید است نظیرش تیمروش
آنکہ خدا شد دخشش ما فرید
آنکہ رہش مخزن ہر عقل و ہوش
دشمن دیں حملہ بر او می کند
حیف بود گر بنشینم خموش
چہ توانم کہ شکیبے کنم
چہ کند صبر دل زہر نوش
آں نہ مسلمان بترز کافر است
کش نبود از پئے آں پاک جوش
جان شود اندر رہ پاکش فدا
سر دہ ہمین است گر آید بگوش

خدا تعالیٰ نے حضور کی اس کیفیت قلب کو نوازا اور آپ نے خدا سے الہام پاکر بسوئے لیکھرام

کے متعلق پیشگوئی کی کہ وہ چھ سال کے عرصے میں عید کے دوسرے دن خدا کے غلاظ و شداد ملائکہ کے تیر کا شکار ہوگا۔ چنانچہ حضور نے اپنی کتاب برکات الدعا کے آخری صفحے پر بعنوان "لیکھرام پشاوری کی نسبت ایک اور خبر" شائع فرمایا کہ "آج جو دو اپریل ۱۸۹۳ء ہے صبح کے وقت تھوڑی سی غنودگی کی حالت میں میں نے دیکھا کہ میں ایک وسیع مکان میں بیٹھا ہوا ہوں اور چند دوست بھی میرے پاس موجود ہیں اتنے میں ایک شخص قوی ہیکل مہیب شکل گویا اس کے چہرے سے خون ٹپکتا ہے میرے سامنے آکھڑا ہوگیا۔ میں نے نظر اٹھا کر دیکھا تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ ایک نئی خلقت و شمائل کا ہے گویا انسان نہیں ملائک شداد و غلاظ میں سے ہے۔ اور اس کی ہیبت دلوں پر طاری تھی۔ میں اس کو دیکھتا ہی تھا کہ اس نے مجھ سے پوچھا کہ لیکھرام کہاں ہے۔ اور ایک اور شخص کا نام لیا۔ کہ وہ کہاں ہے۔ تب میں اس وقت سمجھا کہ یہ شخص لیکھرام اور اس دوسرے شخص کی سزا دہی کے لئے مامور کیا گیا ہے۔ مگر مجھے معلوم نہیں رہا کہ وہ دوسرا شخص کون ہے

اسی طرح حضور علیہ السلام نے اپنی ایک نظم میں جو سید الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت میں تھی۔ یہ فرمایا کہ ؎

الا اے دشمنِ نادان و بے راہ
بترس از تیغ بران محمدؐ

اسی طرح عربی کے ایک قصیدے میں فرمایا :- ؎

وبشرنی ربی وقال مبشراً
ستعرف یوم العید والعید اقرب

اس کے بالمقابل پنڈت لیکھرام مذکور نے یہ سمجھتے ہوئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو پیشگوئی اس کے متعلق کی ہے۔ وہ اپنی ہی قلبی خواہش کا اظہار ہے۔ اس نے بھی یہ شائع کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تین سال کے عرصے میں خود اور حضور کے بیوی بچے سب ہلاک ہو جائیں گے اور نعوذ باللہ من ذالک حضور ابتر اس دنیا سے جائیں گے تب خدا کی غیرت پھر جوش میں آئی اور پنڈت لیکھرام پیشگوئی کے عین مطابق عید الاضحیہ کے اگلے دن ایک ایسے شخص کے ہاتھوں جس کو کوئی گرفتار نہیں کر سکا اور جو خدا کی طرف سے کندھے پر تبر لئے ہوئے آیا تھا ہلاک ہوا۔ آریوں نے اپنے نعش پر قیاس کرتے ہوئے ایک شور قیامت برپا کیا کہ لیکھرام کو قتل کرانے والے نعوذ باللہ من ذالک حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں چنانچہ پولیس نے اپنا انتہائی زور تفتیش پر صرف کیا۔ حضور کی خانہ تلاشی کی اور ہر طرف سے سراغ لگانے کی کوشش کی۔ لیکن چونکہ یہ سب کچھ بہتان اور دروغ بے فروغ تھا اس لئے خدا کے اس پاک بندے پر کوئی ہاتھ نہ ڈال سکا۔

چوتھا معجزہ

وہ دوسرا شخص جس کا نام حضور کو یاد نہیں رہا تھا۔ اور جس کی سزا کے لئے آسمان پر ۹۳-۱۸۹۲ء میں ہی حکم جاری ہو چکا تھا۔ وہ لالہ منشی رام جالندھری عرف سوامی شردھانند تھا جو اپنی خو بو اور عداوت اسلام میں پنڈت لیکھرام کا مثنیٰ تھا۔ وہ ۱۹۲۶ء میں یعنی لیکھرام کی موت کے پورے تیس سال بعد ایک ایسے شخص کے ہاتھوں ہلاک ہوا جس کا جماعت احمدیہ سے دور کا بھی تعلق نہ تھا۔

یہ چاروں واقعات کیسے عجیب اور سبق آموز ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ان چہار اشخاص میں سے کسی کے ساتھ بھی کوئی ذاتی دشمنی نہ تھی۔ کوئی جائداد کا تنازعہ نہ تھا۔ کوئی لین دین کا جھگڑا نہ تھا۔ کسی ذاتی عزت و آبرو کا سوال نہ تھا۔ صرف اور صرف ایک ہی چیز تھی جس نے مسیح موعودؑ کے دلی کرب و اضطراب کو اس حد تک پہنچا دیا تھا کہ اس کی وجہ سے ملاء اعلیٰ میں ایک شور برپا ہو گیا۔

میں اس مرحلے پر یہ عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ محبت کا دیوتا اندھا ہوتا ہے اس دنیا میں ہزاروں لاکھوں مجازی عشق کے ایسے واقعات ہوتے رہتے ہیں کہ کسی کو اپنے محبوب کی وجہ سے جوش آیا اور اس نے اپنے رقیب کو قتل کر دیا۔ ایسے واقعات سے ہرگز یہ ثابت نہیں ہوتا کہ وہ محبت سچی اور خدا کو پیاری تھی۔ نہ یہ ثابت ہوتا ہے کہ ایسے محب کا محبوب خدا کے حضور پیارا ہے۔ یہاں اصل امر تنقیح طلب یہ تھا۔ کہ آیا عیسائیت اور آریہ دھرم خدا کو پیارے ہیں یا اسلام؟ اور دوسرا امر تنقیح طلب یہ تھا کہ کیا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے محبوب ہیں۔ اور خود خدا کو حضور کے لئے کیا غیرت ہے کہ جو حضور کی توہین کرے وہ خود ذلت و رسوائی و نامرادی کی موت مرے۔ ان تنقیح طلب امور کو ثابت کرنے کے لئے ظاہری اسباب کا استعمال قطعاً صحیح نہ ہو سکتا تھا کیونکہ خدا تعالیٰ اس قسم کے جبر کو پسند نہیں کرتا۔ ضروری تھا کہ خدا خود یہ فیصلہ صادر کرتا۔ اور اسکے لئے دل کے اس بے مثال محبت و جوش کی ضرورت تھی جو آسمان میں ایک تہلکہ مچا دیتا ہے جو ملاء اعلیٰ میں ایک شور قیامت برپا کر دیتا جو خود خدا کی غیرت کو جوش میں لا دیتا ہے۔

(باقی)

درخواست دعا۔ میرے والد مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب آف مانگٹ اونچے آجکل فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں آپ کو پیشاب کی بندش کی تکلیف ہے۔ احباب کرام ان کی صحت کاملہ اور درازیٔ عمر کے لئے دعا فرمائیں۔

(کمال الدین مانگٹ اونچے ضلع گوجرانوالہ)

تازہ فہرست امدادی رقوم موصولہ دفتر حفاظت مرکز ربوہ

(از مورخہ ۴/۵۹ء تا مورخہ ۴/۵۹ء)

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

ذیل میں رقوم چندہ امداد رشتہ داران درویشان و فدیہ و صدقہ عام وغیرہ کی تازہ فہرست درج کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور رقوم دینے والے اصحاب کو اپنے فضل و رحمت اور برکات سے نوازے اور ان کے مقاصد میں کامیابی کا رستہ کھولے۔ آمین۔

خاکسار مرزا بشیر احمد حفاظت مرکز ربوہ ۲۹/۴/۵۹

(۱) صفدر جنگ ہمایوں صاحب ایس ڈی او سلانوالی ضلع سرگودھا (صدقہ) ۳۵-۰-۰

(۲) امۃ الکریم صاحبہ دیپال پور منٹگمری 〃 ۵-۰-۰

(۳) 〃 〃 (امداد برائے رشتہ داران درویشان) ۵-۰-۰

(۴) حکیم محمد الدین صاحب کوٹ مومن سرگودھا 〃 〃 ۱۰-۰-۰

(۵) ظفر احمد صاحب او ایف ڈبلیو بذریعہ مرزا منور بیگ صاحب کوئٹہ 〃 ۵-۰-۰

(۶) بشیر احمد خانصاحب شفا میڈیکو لاہور 〃 ۱۰-۰-۰

(۷) محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ڈرافسمین بجلی لاہور (فطرانہ) ۹-۱-۰

(۸) 〃 〃 (افطاری) ۵-۰-۰

(۹) امۃ الحکیم صاحبہ منٹگمری (فطرانہ برائے رشتہ داران درویشان) ۲۵-۰-۰

(۱۰) چوہدری مولا بخش صاحب بذریعہ سیکرٹری مال حلقہ محمد نگر لاہور (صدقہ بکرا) ۳۰-۰-۰

(۱۱) 〃 〃 〃 (فدیہ رمضان) ۳۰-۰-۰

(۱۲) شیخ فضل حسین صاحب لائل پور 〃 ۱۵-۰-۰

(۱۳) ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب صدیقی میرپور خاص 〃 ۱۵-۰-۰

(۱۴) سلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ 〃 〃 ۱۵-۰-۰

(۱۵) اختر النساء بیگم صاحبہ بنت عبد الواحد خانصاحب جوہر آباد سرگودھا (امداد برائے رشتہ داران درویشان) ۴۰-۰-۰

(۱۶) امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ بنت شیخ عبد الکریم صاحب مرحوم حال سرینام جنوبی امریکہ (برائے صدقہ) چیک مالیتی ایک پونڈ

(۱۷) جماعت احمدیہ ایبٹ آباد بواسطہ ڈاکٹر عبد الشکور صاحب غنی انبالوی (امداد برائے رشتہ داران درویشان) ۵۱/-/-

(۱۸) ڈاکٹر عبد المنان صاحب جمبر وستہ بذریعہ مولوی محمد احمد صاحب جلیل ربوہ (صدقہ عام) ۵/-/-

(۱۹) 〃 〃 (امداد برائے رشتہ داران درویشان) ۵-۰-۰

(۲۰) چوہدری محمدؐ ادریسی نصر اللہ خانصاحب وکیل سیالکوٹ (صدقہ عام برائے دعا چوہدری عبد اللہ خانصاحب) ۱۰/-/-

(۲۱) اہلیہ رشید احمد صاحب نذیر سوئی گیس کمپنی کاشمور (فدیہ رمضان) ۳۰-۰-۰

(۲۲) امۃ المجید صاحبہ نواب شاہ بذریعہ صوفی غلام محمد صاحب بی ایس سی ربوہ 〃 ۲۰-۰-۰

(۲۳) شیخ محمد یعقوب صاحب چنیوٹی درویش بذریعہ شیخ محمد اسحق و محمد داؤد صاحبان ڈھاکہ 〃 ۲۵-۰-۰

(۲۴) شیخ محمد داؤد و محمد اسحق صاحبان ڈھاکہ (امداد برائے رشتہ داران درویشان) ۵-۰-۰

(۲۵) اہلیہ صاحبہ محمد عبد الرحمن صاحب پنشنر صوبیدار میجر کوئٹہ (فدیہ رمضان) ۲۰-۰-۰

(۲۶) سید ارتضیٰ علی صاحب الحمراء کراچی 〃 ۲۰-۰-۰

(۲۷) غلام احمد برکت علی صاحبان سوداگران چرم وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ 〃 ۴۰-۰-۰

(۲۸) محمد مسعود خانصاحب مندرانی ضلع ڈیرہ غازی خان 〃 ۱۰-۰-۰

(۲۹) والدہ منور احمد صاحب یونین سائیکل مارٹ ملتان 〃 ۱۵-۰-۰

(۳۰) رشیدہ بیگم صاحبہ بنت بابو اکبر علی صاحب مرحوم راولپنڈی (امداد برائے رشتہ داران درویشان) ۴۰-۰-۰

(۳۱) محمودہ بیگم صاحبہ 〃 〃 〃 ۵-۰-۰

(۳۲) فہمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ میجر عبد اللطیف صاحب راولپنڈی 〃 ۱۵-۰-۰

(۳۳) 〃 〃 〃 (صدقہ عام) ۵-۰-۰

(۳۴) نفیرہ نزہت صاحبہ بیگم میر محمد مبارک احمد صاحب پسرور (امداد برائے رشتہ داران درویشان) ۱۰-۰-۰

(۳۵) نور محمد خانصاحب معرفت چوہدری نور الدین صاحب جہانگیر ڈی ایف سی منٹگمری (صدقہ) ۱۲-۰-۰

(۳۶) چوہدری بشیر احمد صاحب ایس ٹی ای ریلوے لالہ موسیٰ گجرات 〃 ۵-۰-۰

(۳۷) 〃 〃 (امداد برائے رشتہ داران درویشان) ۵-۰-۰

(۳۸) بشارت خاتون بیگم صاحبہ اہلیہ میاں عبد المجید صاحب انبالوی لائلپور (چندہ مسجد جرمنی) ۱۰-۰-۰

(۳۹) اے آر نگہت بیگم صاحبہ بنت ماسٹر خیر الدین صاحب مرحوم سیالکوٹ (صدقہ بکرا) ۲۵-۰-۰

(۴۰) محمد عبد القدیر صاحب قاضی احمد نواب شاہ سندھ معہ بچگان خود (صدقہ) ۱۰-۰-۰

(۴۱) ملک غلام نبی صاحب ڈسکہ بذریعہ مجید آئرن سٹور ربوہ (فدیہ رمضان) ۱۰-۰-۰

(۴۲) محمد ایوب مخدوم صاحب بذریعہ محمد خلیل احمد صاحب سیکرٹری مال میانی ضلع سرگودھا 〃 ۳۰-۰-۰

(۴۳) ملک محمد احمد صاحب 〃 〃 ۲۰-۰-۰

(بقیہ صفحہ ۸)

مشرقی افریقہ کے احمدیہ مشن کیلئے ۱۶ ہزار شلنگ کا عطیہ —— مالی قربانی کا قابل قدر نمونہ

محترم میاں فقیر محمد صاحب مرحوم کے مختصر حالاتِ زندگی

از مکرم شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ

(۲)

بابا صاحب مرحوم نماز روزہ کے بہت پابند تھے۔ بڑھاپے میں بھی خوب قوی تھے اور روزہ رکھنے میں فرحت محسوس کرتے۔ جمعہ کی نماز کے لئے بڑے اہتمام سے مسجد میں آتے احمدیت میں خوب ترقی کر لی تھی۔ اور اخلاص میں بھی قابل قدر سبقت لے گئے تھے۔ مجھے یاد ہے جن دنوں لال حسین اختر احمدیت کی مخالفت کے لئے نیروبی میں آئے۔ تو مناظرہ کے بعد انہوں نے مختلف محلوں میں احمدیوں کے خلاف لوگوں کو بائیکاٹ کے لئے اکسایا۔ اور شدید مخالفت کے جذبات پیدا کرنے کی کوشش کی چنانچہ مخالفت کی آگ بھڑک اٹھی۔ بابا صاحب مرحوم کی دوکان کے سامنے غیر احمدیوں کی مسجد ہے۔ اس مسجد میں کھڑے ہو کر اس نے لوگوں کو ان کی دوکان سے بائیکاٹ کرنے کی تحریک کی۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ کاروبار بند ہو جائے گا۔ اور انہیں سخت نقصان ہوگا اگلے ہی دن ایک غیر احمدی سومالی آپ کی دوکان پر آیا۔ اور پوچھا کہ اب آپ کی دوکان سے کون راشن لے گا؟ فوراً ہی جواب دیا یہ اللہ تعالےٰ رازق ہے۔ فرشتے ہیں گے" اللہ تعالےٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے اور دلی یقین سے اس وقت جو جواب دیا! حالات سے واقف اس بات کے گواہ ہیں کہ خدا تعالےٰ نے انجام کار ان کا ساتھ دیا۔ مخالفوں نے مقابل پر دوکان کھلوا دی۔ وہ دوکان کچھ عرصہ کے بعد بند ہو گئی۔ اور جس شخص نے دوکان کھولی۔ اس کے لئے ایسی مشکلات پیدا ہوئیں کہ وہ ملک سے بھاگنے پر مجبور ہو گیا۔ مگر جن کی صرف احمدیت کی وجہ سے مخالفت کی گئی۔ ان کو خدا نے برکت دی اور ملک کے دوسرے حصوں میں بھی نہایت ہی کامیابی کے ساتھ خدا تعالےٰ نے انہیں تجارتی کاروبار کے مواقع عطا فرما دے۔ والحمد للہ علیٰ ذالک اپنے بچوں کو بھی بابا فقیر محمد صاحب مرحوم و مغفور خاص طور پر تین باتوں کی تاکیدی طور پر نصیحت کرتے رہتے۔ دیانت داری سے اور محنت سے کاروبار کرو۔ کسی کا حق نہ مارو اور خدا تعالےٰ پر توکل رکھو۔ اپنا بھی یہی طریق تھا۔ بات کے بڑے پکے تھے۔ جو زبان سے نکالتے اسے پورا کرتے۔ بازار میں بہت اعتماد تھا۔ یعنی معاملات میں بہت صاف اور ستھرے۔ اور جو وعدہ کرتے اسے پورا کرتے۔ رشتہ داروں اور قرابت داروں کے ساتھ نیک سلوک کرتے۔ امداد کے طور پر اگر کسی وقت کسی نے کچھ طلب کیا۔ تو فوراً اسے دیا۔ اور پھر اس سے واپس نہ لیتے آپ کے پاس لوگ امانتیں بھی رکھ جاتے۔ کئی دفعہ ایسا ہوا۔ کہ امانت رکھنے والے اپنے عزیز و اقارب کو بھی نہ بتاتے اور ان کے فوت ہونے پر موصوف ان کے عزیزوں اور تعلق داروں کو امانتیں واپس کرتے۔ اس ملک میں بھی ملکی غیر ملکی اپنی امانتیں ان کے پاس رکھ چھوڑتے۔ اور کبھی گھر میں چوری وغیرہ یا نقصان ہو جاتا تو سب سے پہلے امانتوں کے متعلق دریافت کرتے کہ وہ تو محفوظ ہیں۔ سلسلہ کا ایک شدید مخالف ایک شخص میرو (کینیا) کے علاقہ میں رہتا تھا اسکے فوت ہونے پر اسکی امانت اس کے بچوں کے حوالہ کر دی۔

جب سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے جماعت کو سادگی کی طرف خاص توجہ دلائی۔ اور شادیوں اور لڑکیوں کے رخصتانہ کی تقریب پر بے جا اخراجات سے روکا۔ تو باوجود اسکے کہ اللہ تعالےٰ نے سب کچھ دیا ہوا تھا۔ آپ نے اپنی لڑکی کا رخصتانہ سادگی سے کر دیا اور کہا کہ جس طرح جماعت اور نظام کا حکم ہوگا اس طرح کروں گا۔

۱۹۵۱ء میں بروز جمعہ آٹھ دسمبر نیروبی میں فوت ہوئے۔ اور احمدیہ قبرستان نیروبی میں دفن ہوئے۔ آپ کے پانچ لڑکے ہیں اور دو لڑکیاں۔ گھر کے سب افراد میں سے پانچ حاجی ہیں۔ اور خدا کے فضل سے سب لڑکے تجارتی کاروبار میں مشغول ہیں اور احمدیت و اسلام کی مالی خدمت میں بالخصوص حصہ لے کر مسرت و شادمانی محسوس کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ ان سب کو بڑھ چڑھ کر خدمت اسلام کی توفیق عطا فرماتا رہے اور اپنی برکتوں سے نوازے۔ آمین۔

بالآخر آپ سے درخواست ہے کہ دعا فرمادیں۔ بعض دیگر قرضے فوری ادائیگی چاہتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ غیب سے اُن کی ادائیگی کے بھی سامان کرے۔ آمین۔

ولا تزر وازرۃ وزر اُخریٰ (قرآن مجید)

کوئی شخص کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھاتا

از مکرم ملک عزیز محمد صاحب وکیل ڈیرہ غازیخان

گذشتہ دنوں کے اہم ترین واقعات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ دنیاوی اسباب اور طاقت کے لحاظ سے زمانہ حاضرہ کے سب سے بڑے شخص مسٹر آئزن ہاور پریذیڈنٹ امریکہ نے پریس کانفرنس میں ایک بڑے مجمع کے سامنے آنسو بہاتے ہوئے بھرائی ہوئی آواز میں اپنے قابل اور مخلص رفیق وزیر خارجہ مسٹر ڈلس کے بیماری کی بناء پر مستعفی ہونے کا اعلان کیا۔

پریذیڈنٹ موصوف کے انداز بیان سے صاف پتہ لگتا تھا۔ کہ مسٹر ڈلس کے متعلق ان کے کس قدر محبت اور احترام کے جذبات ہیں اور نہ صرف وہ بلکہ سارا ملک امریکہ ہر قیمت پر مسٹر ڈلس کو سرطان جیسی موذی مرض سے بچانے کا متمنی ہے۔

اس زمانہ میں علم طب و جراحی کمال کو پہنچے ہوئے ہیں۔ اور امریکہ اس بارے میں پیش پیش ہے۔ مگر ان تمام سہولتوں اور جدید ترین اور بہترین قسم کے سامانوں کے ہوتے ہوئے امریکہ کا ملک اور اس کا پریذیڈنٹ سب بے بس اور عاجز ہیں۔ اور دنیا کا بڑا کامیاب اور جری فوجی جرنیل جو گذشتہ عالمی جنگ میں اتحادیوں کا سپریم کمانڈر رہا ہے۔ اور جو اب امریکہ جیسی عظیم الشان اور اول درجہ کی حکومت کا سربراہ ہے اور جس کے ساتھ کئی دیگر ملکوں اور حکومتوں کی تقدیریں وابستہ ہیں۔ وہ اپنے جذبات و احساسات کو قابو میں نہ رکھ سکا۔ اور مسٹر ڈلس کی بیماری کا ذکر کرتے ہوئے وہ اپنے آنسوؤں کو روک نہ سکا! انسان کی بے بسی اور عاجزی اور اس کے مقابل مالک الملک زمین و آسمان کے بنانے والے قادر خدا کے جلال اور جبروت کی یہ ایک واضح مثال ہے۔

ہزاروں لاکھوں امریکی اور دوسرے ہمدرد اور خیر خواہ مسٹر ڈلس کی جان بچانے کے لئے اور اس کی بجائے اپنی جانیں قربان کرنے کے لئے بھی تیار ہوں گے۔ لیکن یہ قربانی بچارے وزیر کو کچھ فائدہ نہیں دے سکتی۔ ہاں اللہ تعالےٰ اگر ان کو اپنی حکمت کاملہ سے بچانا چاہے تو اور بات ہے۔ کیونکہ صانع حقیقی کا یہ اٹل اور لاتبدیل قانون ہے کہ کوئی شخص کسی دوسرے کا بوجھ یعنی رنج و غم اور ذمہ داری نہیں اٹھاتا۔ جب سے یہ دنیا بنی ہے۔ اور جب تک یہ قائم رہے گی۔ یہی قانون قدرت کارفرما چلا آیا ہے۔ اور چلتا رہے گا —— کاش کہ اس واقعہ سے عیسائی دنیا یہ نکتہ بھی ذہن نشین کر لے۔ کہ کوئی شخص کسی دوسرے کے مرض یا گناہوں اور جرائم کا کفارہ نہیں بن سکتا۔ اور نہ دوسروں کی خاطر خود صلیب پر چڑھ سکتا ہے۔ اور موت قبول کر سکتا ہے۔ تا مجرم لوگ اپنے کئے کی سزا بھگتنے سے بچ جائیں اس کے برخلاف اسلام کا یہ نظریہ کس قدر معقول اور نیچرل ہے۔ کہ ہر انسان اپنی صلیب آپ اٹھاتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ اس ابدی صداقت کو اپنے کلام مجید میں ان الفاظ میں بیان فرماتا ہے کہ:۔

لا تزر وازرۃ وزر اخریٰ (سورۃ فاطر)

کہ کوئی شخص کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھایا کرتا!

ترسیل بجٹ انصار اللہ کے لئے یاددھانی

انصار اللہ مرکزیہ کے مالی سال میں سے تقریباً چار ماہ گذر چکے ہیں۔ مگر ابھی تک بعض مجالس انصار اللہ کی طرف سے سال رواں کے بجٹ موصول نہیں ہوئے۔

تمام مجالس انصار اللہ کے زعماء کرام سے گذارش ہے کہ وہ از راہ کرم اپنی اولین فرصت میں بجٹ باشرح اور مکمل تیار کر کے دفتر انصار اللہ مرکزیہ میں بھجوا دیں۔ اور بجٹ کے مطابق پہلے چار ماہ کا چندہ بھی بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

قائد مال انصار اللہ مرکزیہ

ربوہ

ذکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

بہترین وظیفہ نماز کو سنوار کر پڑھنا ہے

قابل توجہ احباب جماعت

(از مکرم مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل)

الفضل ۲۳؍ اپریل کے پرچہ میں "نماز کی اہمیت" کے زیر عنوان ایک نوٹ شائع ہو چکا ہے۔ اس میں نماز سنوار کر پڑھنا اور آہستہ آہستہ پڑھنا مومن کا کام بتایا گیا ہے۔ ذیل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضور سوال اور اس کا جواب اس سلسلہ میں شائع کیا جاتا ہے۔

سوال۔ بہترین وظیفہ کیا ہے؟

جواب:۔ نماز سے بڑھ کر اور کوئی وظیفہ نہیں ہے۔ کیونکہ اس میں حمد الٰہی۔ استغفار ہے اور درود شریف ہے۔ تمام وظائف اوراد کا مجموعہ یہی نماز ہے اور اس سے ہر قسم کے غم اور ہم دور ہوتے ہیں اور مشکلات حل ہوتے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اگر ذرہ بھی غم پہنچتا تو آپ نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے۔ اور اسی لئے فرمایا ہے الا بذکر اللہ تطمئن القلوب۔ اطمینان سکینت قلب کے لئے نماز سے بڑھ کر اور کوئی ذریعہ نہیں۔ لوگوں نے قسم قسم کے ورد اور وظیفے اپنی طرف سے بنا کر لوگوں کو گمراہی میں ڈال رکھا ہے ...... ان وظائف اور اوراد میں دنیا کو ایسا ڈالا ہے کہ وہ خدا تعالےٰ کی شریعت اور احکام کو بھی چھوڑ بیٹھے ہیں۔ بعض لوگ دیکھے جاتے ہیں کہ اپنے معمولی اور اوراد میں ایسے منہمک ہوتے ہیں کہ نمازوں کا بھی لحاظ نہیں رکھتے .... میرے نزدیک سب وظیفوں سے بہتر وظیفہ نماز ہی ہے۔ نماز کو سنوار سنوار کر پڑھنا چاہیئے اور سمجھ سمجھ کر پڑھو۔ اور مسنون دعاؤں کے بعد اپنے لئے اپنی زبان میں بھی دعائیں کرو۔ اس سے تمہیں اطمینان قلب حاصل ہوگا۔ اور سب مشکلات خدا چاہے گا تو اس سے حل ہو جائیں گی۔ نماز یاد الٰہی کا ذریعہ ہے۔ اس لئے فرمایا ہے اقم الصلوٰۃ لذکری۔"

(الحکم ۱۰؍ اگست ۱۹۰۱ء)

احباب جماعت کو چاہیئے کہ وہ اپنی نمازیں اسلامی ہدایات کے مطابق ادا کریں تاکہ ان کا صحیح نتیجہ برآمد ہو۔

دعائے مغفرت

(۱) خاکسار کے والد محترم چوہدری اللہ رکھا صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چوہدری والہ چک ۱۰۸ ضلع لائلپور کا ۲۶؍ اپریل ۱۹۵۹ء کو انتقال ہو گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

تمام احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم و مغفور کو جنت الفردوس میں اعلےٰ مقام عطا فرمائے۔ اور ہم سب پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہر طرح حامی و ناصر ہو۔ آمین

(چوہدری نادر علی اکسٹرا اسسٹنٹ ڈائریکٹر محکمہ زراعت۔ چوہدری والہ چک $\frac{108}{R.B}$ ضلع لائلپور۔

(۲) خاکسار کی والدہ محترمہ موضع مرادیاں ضلع گجرات میں کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد وفات پا گئی ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ میری والدہ مرحومہ کی مغفرت کے لئے دعا کریں۔

(محمد رفیق ملک کوارٹر نمبر ۹۶ ڈی بلاک سیٹلائٹ ٹاؤن۔ راولپنڈی)

اعانت الفضل

مکرم عبد الرشید صاحب کوتھ مالک کوثر فروٹ پراڈکٹس لاہور نے اپنے بھانجے ناصر احمد صاحب سیال آف نوشہرہ پسر عبد المجید صاحب سیال آف شاہنواز لمیٹڈ لاہور کی تقریب شادی خانہ آبادی کی خوشی میں مبلغ ۵؍ روپے بطور اعانت الفضل ارسال کئے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ جانبین کے لئے اس رشتہ کو بابرکت اور مبارک کرے۔ آمین (مینیجر الفضل)

---

(۲) میرے پوتے خواجہ عبد الرشید دوکاندار اڈہ بس ابن خواجہ عبد الحمید صاحب کارکن لنگر خانہ کو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے $\frac{۴}{۵۹}$-۲۵ کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت سے مولود کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کے دعا کی درخواست ہے۔

(خواجہ محمد عبد اللہ صحابی ربوہ)

پریذیڈنٹ صاحبان جماعت ہائے احمدیہ سے گذارش

ماہ مارچ ۵۹ء کے پہلے ہفتہ میں ایسی جماعتوں کے امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں بذریعہ خط درخواست کی گئی تھی جہاں کی مجالس خدام الاحمدیہ کے نئے سال کے لئے قائدین کے انتخابات نہیں ہوئے تھے۔ اس درخواست کے ساتھ ایک فارم بھی بھجوا کر عرض کیا گیا تھا کہ مجلس کے لئے نئے قائد کا انتخاب کرا کر منسلکہ فارم پر رپورٹ بھجوائیں۔ چنانچہ کافی جماعتوں کے پریذیڈنٹ صاحبان نے مرکز کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے نئے انتخابات کروائے اور مرکز میں اطلاع دی۔ مجلس مرکزیہ ان سب کا شکریہ ادا کرتی ہے۔

لیکن ابھی تک ایک بڑی تعداد ایسی باقی ہے جہاں ابھی تک نئے انتخابات نہیں ہوئے ایسی جماعتوں کے پریذیڈنٹ صاحبان سے درخواست ہے کہ وہ بھی اس طرف توجہ فرمائیں انتخاب کی رپورٹ مرسلہ فارم پر آنی ضروری ہے۔ (معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) خاکسار کے والد شیخ چراغ الدین صاحب فالج کے حملہ کی وجہ سے ہسپتال میں داخل ہیں۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ والد صاحب کو کامل شفا عطا کرے۔ انوار الدین ڈرگ روڈ کراچی ۱۵

(۲) سید محمد اسمٰعیل صاحب سابق سپرنٹنڈنٹ دفاتر صدر انجمن احمدیہ خرابی جگر کے باعث سخت علیل ہیں۔ بزرگان سلسلہ سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(سید لال شاہ امیر جماعت احمدیہ آنبہ کرم پورہ مقام واربرٹن۔ شیخوپورہ)

(۳) میرے بچے عزیزم منیر احمد بعمر نو سال کی پنڈلی کے درمیان سے ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ بزرگان اور احباب سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے (عبد العزیز باٹاپور کالونی)

(۴) میری بیماری میں پیچیدگی پیدا ہو گئی ہے۔ دوبارہ ہسپتال میں داخل ہو گیا ہوں۔ سخت پریشان ہوں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد شفیع سیالکوٹ چھاؤنی)

(۵) جماعت احمدیہ کویت کے امیر برادرم مسعود احمد صاحب ہاشمی عنقریب بذریعہ ہوائی جہاز کویت سے حج کے لئے تشریف لے جا رہے ہیں۔ احباب جماعت و درویشان قادیان دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ سفر میں ہر طرح ان کا حافظ و ناصر ہو اور انہیں حج کی برکات سے زیادہ سے زیادہ حصہ دے۔ احباب جماعت میرے کاروبار میں ترقی اور برکت کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ (عبد السمیع از کویت)

(۶) خاکسار کی ہمشیرہ عرصہ سے دمہ میں مبتلا ہے۔ احباب سے صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (رائے شمشیر خاں جوئیہ کارکن اصلاح و ارشاد)

(۷) مکرم شیخ محمد یوسف صاحب سوداگر چرم لائلپور کی اہلیہ محترمہ بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (قاضی عزیز احمد انچارج لاؤڈ سپیکر ربوہ)

(۸) خادم کا بڑا بچہ عزیزم محمد یحییٰ گلے کی خرابی کی وجہ سے بیمار ہے۔ میو ہسپتال میں بغرض اپریشن داخل ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد اسحٰق نثار قائد مجلس خدام الاحمدیہ گنج مغلپورہ لاہور)

(۹) مکرم ڈاکٹر محمد حسین خانصاحب جڑانوالہ عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ اب کمزوری زیادہ ہو گئی ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں (عبد الرحیم خان کاٹھگڑھی ربوہ)

(۱۰) میرے خالو جان محترم جناب قاضی محمد رشید صاحب کافی مدت سے بعارضہ بندش پیشاب صاحب فراش ہیں۔ کمزوری کے ساتھ کمر میں بھی درد ہے۔ احباب جماعت اور درویشان قادیان سے ان کی مکمل اور جلد صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(عطاء المجیب راشد ابن مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری)

(۱۱) احباب جماعت سے طلبا جماعت دہم کی نمایاں کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے (احسان الرحمٰن کارکن الفضل ربوہ)

ولادت

کوئٹہ سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ عزیزہ مجیدہ بیگم کیپٹن بشارت احمد صاحب ملک کے ہاں $\frac{۴}{۵۹}$-۲۲ بچہ پیدا ہوا۔ نومولود کا نام محمد امجد تجویز کیا گیا۔ احباب کرام زچہ اور بچہ کی صحت یابی۔ درازی عمر کے لئے دعا فرمائیں۔ نومولود مکرم برادرم ملک رسول بخش صاحب کا پوتا اور خاکسار کا نواسہ ہے۔

(شیخ محمد الدین ریٹائرڈ مختار عام صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔ مقیم لاہور)

(۲) میرے بھائی عبد المجید خانصاحب امرتسری کو مورخہ $\frac{۴}{۵۹}$-۲۳ کو اللہ تعالےٰ نے بچی عطا کی ہے احباب و درویشان قادیان کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ اس کو لمبی عمر عطا کرے اور خادمہ دین بنائے۔

(عبد الرشید خان امرتسری۔ محلہ دار الرحمت ربوہ)

مارشل لا ضابطہ کے تحت مقررہ حدود تک انتقال اراضی کی ممانعت نہیں کی گئی

پریس کانفرنس میں گورنر مغربی پاکستان مسٹر اختر حسین کا بیان

لاہور ۲۹ اپریل۔ مغربی پاکستان کے گورنر مسٹر اختر حسین نے یہاں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے واضح کیا کہ مارشل لا کے ضابطہ کے تحت انتقال اراضی کی کوئی ممانعت نہیں ہے — اور جن لوگوں کے قبضے میں پانچ سو ایکڑ سے زائد اراضی ہوں یا گزارے کے لائق اراضی ہوں وہ اراضی منتقل کر سکتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ مقررہ حد سے کم رقبے تک نہ پہنچ جائیں۔ گورنر نے ان حدود کی بھی وضاحت کر دی۔

گورنر نے وراثت کے تحت اور ہبہ یا دوسرے طریقوں سے انتقال اراضی سے متعلق طریق کار واضح کیا۔ آپ نے اس پریس کانفرنس میں یہ بھی بتایا کہ صوبائی نظم و نسق کے کمیشن نے ڈھاکہ کے اجلاس میں جو نظام کار وضع کیا ہے۔ اس کے تحت یکم مئی ۵۹ء کو سوالنامے جاری کئے جائیں گے۔ اور اس سال ستمبر تک اس بارے میں حکومت کو رپورٹ پیش کر دی جائے گی۔

آپ نے کہا کہ آئندہ ہر ضلع میں کسی بھی ایسی بنجر اراضی کو جس میں مالک دو سال تک کاشت نہ کریگا کلکٹر اپنے تصرف میں لے لیگا۔ گورنر نے مزید بتایا کہ غنڈہ ایکٹ چند تبدیلیوں کے ساتھ پھر نافذ کیا جائے گا۔ اوقاف کے انتظام کے لئے ایڈمنسٹریٹر مقرر ہوگا۔ اور اس سال تمام فاضل گندم حکومت خریدے گی

گورنر نے پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مغربی پاکستان میں زرعی اصلاحات پر عملدرآمد کا پہلا مرحلہ ختم ہو گیا ہے۔ اور جن لوگوں کے پاس ۵۰۰ ایکڑ سے زائد اراضی ہیں انہوں نے فارم ایل سی I اور فارم ایل سی II پر اقرار نامے داخل کر دئے ہیں ؛ فارم ایل سی I پر انہیں اپنی اراضی کا اعلان کرنا تھا اور فارم ایل سی II پر وہ علاقے ظاہر کرنا تھے۔ جو وہ اپنے پاس رکھیں گے یا اپنے وارثوں کو منتقل کرینگے یا جو علاقے باغات کے تحت آتے ہیں ان فارموں کو جانچ پڑتال اضلاعی دفاتر میں اور لینڈ کمیشن کے دفتر میں ہو رہی ہے۔ گورنر نے بتایا کہ زرعی کمیشن کے حکام کے احکام کے خلاف اپیل اور ان پر نظر ثانی کی درخواستیں دینے کے طریق کار کے بارے میں قواعد وضع کر دئے گئے ہیں۔

آپ نے واضح کیا کہ اراضی کی تین قسموں میں درجہ بندی کی گئی ہے (۱) نفع بخش اراضی : جس کی مقررہ حد ۵۰۰ ایکڑ یا ۳۶۰۰۰ پیداواری اعشاری یونٹوں کے برابر ہے۔ (۲) فائدہ بخش اراضی :- وفاقی دارالحکومت اور خیرپور اور حیدرآباد ڈویژنوں میں ۶۴ ایکڑ اور باقی علاقوں میں وہ مربع یا مستطیل یا ۵۰ ایکڑ جو بھی زیادہ ہو۔ کوئٹہ اور قلات ڈویژنوں میں اس کے لئے ابھی حد مقرر ہونی ہے (۳) گزارہ کے لائق اراضی : وفاقی دارالحکومت اور خیرپور اور حیدرآباد ڈویژنوں . . . . میں ۱۶ ایکڑ اور باقی جگہوں پر نصف مربع یا مستطیل یا ۱۲½ ایکڑ جو بھی زیادہ ہو۔ کوئٹہ اور قلات ڈویژنوں میں اس کی حد ابھی مقرر کی جائے گی

مارشل لا کے ضابطہ نمبر ۶۴ اے میں یہ حکم دیا گیا ہے کہ نفع بخش اور گزارہ کے لائق اراضی سے مراد وہ اراضی ہوگی۔ جو کسی خاص جاگیر، موضع یا دیہہ میں ہو۔ اور اراضی کا وہ مجموعی رقبہ نہیں جو کسی شخص کے پاس ہو اور ایک سے زائد دیہات یا مختلف اضلاع میں پھیلا ہوا ہو۔

انتقال اراضی کا اختیار

گورنر نے کہا کہ بعض حلقوں میں یہ تاثر پایا جاتا ہے کہ مارشل لا کے ضابطہ کے تحت کسی بھی قسم کی اراضی کے انتقال کی اجازت نہیں ہے یہ بات درست نہیں۔ یہاں یہ ذکر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ جن کے پاس ۵۰۰ ایکڑ یا ۳۶۰۰۰ پیداواری اکائیوں سے کم زمین ہے۔ انہیں اجازت ہے کہ وہ اپنی زمین کا جتنا حصہ چاہیں کسی دوسرے کے نام منتقل کر سکتے ہیں لیکن شرط یہ ہے کہ انہیں یا پورے رقبے سے دست کش ہونا پڑے گا یا اتنی اراضی اپنے پاس رکھنا ہوگی جو نفع بخش رقبے سے کم نہ ہو اسی طرح جن لوگوں کے پاس زمین گزارہ کے موافق زمین سے کم ہے انہیں آزادی ہے کہ وہ اسی گاؤں کے کسی اور مالک کے نام اپنی زمین کا جتنا حصہ چاہیں منتقل کر دیں آپ نے واضح کیا کہ زیادہ سے زیادہ رقبہ اراضی کی صورت میں پابندیاں اس لئے عائد کی گئی ہے کہ اصلاحات اراضی کا مقصد فوت نہ ہونے پائے اور اقتصادی رقبوں یا گزارہ کے رقبوں کی صورت میں یہ پابندیاں اس مقصد کے پیش نظر عائد کی گئی ہیں۔ کہ زمین کو زیادہ معقول اور پیداواری مقاصد کے لئے استعمال کیا جائے۔ انتقال زمین کے سلسلے میں جو پابندیاں لگائی گئی ہیں۔ ان کا نتیجہ یہ ہوگا کہ دیہی معاشرے کا موجودہ ڈھانچہ برقرار رہے گا۔ اور اس طرح زمین کو منتقل کرنے کے غیر مشروط حق کی بناء پر اراضی کا ناواجب استعمال نہ ہوگا۔

عمارات

مسٹر اختر حسین نے بتایا کہ شہری یا دیہی علاقہ میں عمارات کے مقاصد کے لئے اراضی کی فروخت پر کوئی پابندی نہیں۔ اور نہ اس زمین سے مزارعین کی بیدخلی پر کوئی پابندی ہے جس کی مندرجہ بالا مقاصد کے لئے ضرورت ہو

پابندیاں

آپ نے بتایا کہ انتقال اراضی پر جو پابندیاں ہیں ان کی تفصیل یہ ہے۔

(۱) وہ اشخاص جن کے پاس ۸ اکتوبر ۵۸ء سے کچھ بیشتر عرصہ پہلے ۵۰۰ ایکڑ آبپاشی زمین سے یا ۳۶۰۰۰ پیداواری اکائیوں سے زائد کے یا دونوں میں سے جو زائد ہو) رقبہ موجود تھا۔ اور انہوں نے اراضی کا کوئی حصہ کسی بھی طریقے سے منتقل کر دیا تھا یا کسی زمین پر کسی کا حق قائم کیا یا تصرف یا مفاد وابستہ کیا تو یہ اقدام ہمیشہ ناجائز متصور ہوگا اور اس طریقے سے جو زمین منتقل ہوگی یا اس سے جو حقوق وابستہ ہوں گے ان کے متعلق یہی قرار دیا جائے گا گویا کہ وہ اس شخص کے قبضے یا ملکیت میں ہیں جس کو مذکورہ تاریخ سے فوراً قبل اس زمین کی ملکیت یا قبضہ حاصل تھا۔

(ب) کسی شخص کو جس کے پاس کسی خاص جاگیر یا موضع یا دیہہ میں نفع بخش رقبہ سے زیادہ زمین ہو یہ اجازت نہیں کہ وہ فروخت رہن، ہبہ یا کسی دوسرے طریقے سے اپنی زمین کا کوئی حصہ کسی دوسرے شخص کے نام منتقل کرے اور اس طرح اس رقبے کی حدود نفع بخش رقبے کی حدود سے کم ہو جائیں۔ البتہ اس شخص کو یہ اجازت ہے کہ وہ اپنا پورے کا پورا رقبہ کسی دوسرے کے نام منتقل کر دے۔

(ج) کسی شخص کو جس کے پاس کسی مخصوص جاگیر یا موضع یا دیہہ میں نفع بخش رقبے کے برابر اراضی ہو۔ یہ اجازت نہیں کہ وہ بیع یا رہن یا ہبہ کے ذریعہ اس کا کوئی حصہ کسی اور کے نام منتقل کر دے۔ البتہ وہ پورے کا پورا رقبہ منتقل کرنے کا حق رکھتا ہے۔

(د) کسی ایسے شخص کو جس کے پاس گزارہ کے رقبہ سے زیادہ لیکن اقتصادی رقبے سے کم زمین کسی مخصوص جاگیر یا موضع یا دیہہ میں ہو یہ اجازت نہیں کہ وہ بیع رہن، ہبہ یا کسی اور طریقے سے اپنی زمین کسی دوسرے کے نام منتقل کرے جس کے نتیجے میں اس کی ملکیتی زمین کا رقبہ گزارہ کے رقبہ سے کم ہو جائے۔

(ہ) کسی ایسے شخص کو جس کے پاس گزارہ کے رقبہ سے کم رقبہ ہو یہ اجازت نہیں کہ وہ بیع رہن ہبہ یا کسی اور طریقہ سے کسی خاص موضع جاگیر یا دیہہ میں موجود ملکیتی زمین کا کوئی حصہ کسی دوسرے کے نام منتقل کر سکے البتہ اسے پورا رقبہ منتقل کرنے کی اجازت ہے۔ ایسا شخص جس کے پاس گزارہ کے رقبہ سے کم رقبہ ہو یہ اجازت ہے کہ وہ اس کا کوئی حصہ اسی گاؤں یا موضع یا دیہہ کے کسی دوسرے مالک کے ہاتھ فروخت کر دے۔

وراثت

گورنر مغربی پاکستان نے واضح کیا کہ جو لوگ قانون وراثت کے تحت زمین کا حصہ لینے کے مستحق ہیں ان کے حق میں ورثہ کے متعلق انتقال کرنے کی منظوری کے بارے میں نہ تو مارشل لا کے ضابطہ کی رو سے کوئی ممانعت ہے نہ صوبائی حکومت کی طرف سے کوئی پابندی ہے۔

(۱) کسی خاص جاگیر۔ موضع یا دیہہ میں ایسی مشترکہ اراضی جس کا رقبہ گزارہ اراضی کے برابر یا اس سے کم ہو یا اقتصادی اراضی کے برابر ہو کسی صورت میں تقسیم نہیں کی جا سکتی۔

(ب) ایسی مشترکہ اراضی جو گزارہ اراضی کے رقبہ سے زیادہ ہو لیکن اقتصادی اراضی سے کم ہو اسی طرح تقسیم نہیں کی جا سکتی کہ تقسیم سے اراضی کے ایسے حصے ہو جائیں کہ اگر کوئی حصہ اس رقبے میں شامل کیا جائے جو پہلے ہی اس حصہ دار خود کے قبضے یا ملکیت میں ہے تو وہ گزارے کے رقبہ سے کم ہو جائے۔

(ج) ایسی مشترکہ اراضی کو جو اقتصادی اراضی سے زیادہ ہو اس طرح تقسیم کیا جائیگا کہ کسی حصہ دار کی اراضی اس اراضی کو ملا کر جو مالک اراضی کے پاس ہو اقتصادی اراضی کے مساوی نہ بنے یا مشترک مالکان میں سے کسی ایک کی انفرادی اراضی کا رقبہ گزارہ اراضی سے کم نہ رہ گیا ہے۔

(د) ایسی مشترک اراضی جس کی تقسیم ممنوع ہے۔ اس کا انتظام واحد یونٹ کے طور پر کیا جائے گا اگر ایسی مشترک اراضی کے انتظام سے متعلق کوئی جھگڑا پیدا ہو جائے تو اس صورت میں تمام حصہ دار قرعہ اندازی سے یا کسی دوسرے طریقے سے آپس میں سے کسی ایک شخص کو منتخب کریں گے۔ جو ان کی جانب سے اس اراضی کا انتظام کرے گا۔ اور وہ اس سے اپنی آمدنی کا حصہ وصول کریں گے۔ اور اگر حصہ دار کسی ایسے شخص کا انتخاب نہ کر سکیں تو وہ اس ضلع کے کلکٹر سے جس میں اراضی واقع ہو درخواست کریں گے کہ وہ کسی ایک حصہ دار کو اراضی کے انتظام کے لئے نامزد کر دیں . . . .

. . . .

اگر حصہ داروں کے درمیان مشترک انتظام کے لئے کوئی بندوبست ناممکن ہوا تو کمیشن ایسی اراضی کو ضبط شدہ معاوضہ ادا کر کے حاصل کرے گا۔ اور اسے حسب طریقہ سے کام میں لائیگا۔

گورنر نے اپنے اس بیان میں واضح کیا کہ اراضی کی تقسیم پر پابندیاں اس غرض کے تحت عاید کی گئی ہیں کہ اراضی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے نہ ہو سکیں اور کم سے کم انسانی محنت اور مویشیوں کے استعمال کی ضرورت پیش آئے۔ مقصد یہ ہے کہ اراضی کو ایسی حالت میں رکھا جائے کہ اس سے مالکان اراضی زیادہ سے زیادہ منافع حاصل کر سکیں۔

کراچی میں گورنروں اور اعلیٰ حکام کی اہم کانفرنس

ملک کے انتظامی اور ترقیاتی مسائل پر طویل غور و بحث

کراچی یکم مئی۔ صدر جنرل محمد ایوب خاں کی صدارت میں گورنروں اور اعلیٰ حکام کی کانفرنس کل صبح کراچی میں شروع ہو گئی۔ اس کانفرنس کا پہلا اجلاس پانچ گھنٹے سے زیادہ عرصے تک جاری رہا۔ جس میں سماجی بہبود، صنعت اور اقتصادی مسائل سے تعلق رکھنے والے نہایت اہم امور زیر بحث آئے۔ کانفرنس کا دوسرا اجلاس آج صبح پھر ہو رہا ہے۔

کل صبح کانفرنس کا اجلاس ساڑھے آٹھ بجے شروع ہوا ہے۔ کانفرنس کے سامنے جو بھاری ایجنڈا ہے۔ اس میں انتظامی معاملات، ملک میں خوراک کی صورت حال اور صحت سے متعلق مسائل ہیں۔ ان کے علاوہ انقلاب اکتوبر کے بعد سے اب تک کے حالات اور زندگی کے مختلف شعبوں کی ترقیات پر بحث بھی شامل فہرست ہے۔ یہ اپنی نوع کی دوسری اہم کانفرنس ہے پہلی کانفرنس فروری کو لاہور میں صدر جنرل محمد ایوب خاں کی صدارت میں ہوئی تھی۔

کانفرنس میں مشرقی پاکستان کے گورنر مسٹر ذاکر حسین .... اور مغربی پاکستان کے گورنر مسٹر اختر حسین کے علاوہ صدر کی کابینہ کے تمام وزراء، بری فوج کے کمانڈر انچیف جنرل محمد موسیٰ، حکومت مشرقی پاکستان کے چیف سیکرٹری مسٹر اظفر، حکومت مغربی پاکستان کے چیف سیکرٹری مسٹر فدا حسن۔ صدر کے سیکرٹریٹ کے انچارج سیکرٹری مسٹر این اے فاروقی کراچی کے چیف کمشنر مسٹر این ایم خان اور منصوبہ بندی کمیشن کے صدر مسٹر جی احمد نے بھی شرکت کی کانفرنس آج کے اجلاس میں بھی اہم امور پر پالیسی سے متعلق زیر بحث آئیں گے۔

روس اور بھارت کو ڈیگال کا انتباہ

پیرس یکم مئی۔ فرانس کے صدر جنرل ڈیگال نے ایک ملاقات میں خاص طور پر بھارت اور روس کو متنبہ کر دیا ہے کہ اگر انہوں نے الجزائر کی عارضی حکومت کو تسلیم کر لیا تو فرانس ان سے سفارتی تعلقات منقطع کر لے گا۔ آپ نے کہا کہ فرانس میں الجزائر کے جو لوگ موجود ہیں انہیں کبھی الجزائر پہنچا دیا جائے گا۔ آپ نے کہا کہ فرانسیسی فوج کو الجزائری وطن پرستوں کے مقابلے میں اچھی خاصی کامیابی حاصل ہو رہی ہے

فوری ضرورت

خاکسار کو ایک باورچی کی ضرورت ہے باورچی احمدی ہو۔ دیانت دار اور محنتی ہو۔ نیز کھانا پکانا اچھی طرح جانتا ہو تنخواہ حسب قابلیت دی جائے گی۔

(ڈاکٹر مرزا منور احمد ربوہ)

تصحیح

مورخہ ۲۷ر اپریل ۱۹۵۹ء کے اخبار الفضل صلہ میں تقرر عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ میں منڈی مرید کے ضلع شیخوپورہ کے پریذیڈنٹ و سیکرٹری مال کا نام شیخ بشیر احمد آزاد ابنالوی غلط شائع ہوا ہے۔ بلکہ اسکو شیخ محمد بشیر آزاد ابنالوی پڑھا جائے۔ احباب تصحیح فرمالیں

ناظر اصلاح و ارشاد صدر انجمن احمدیہ

— ربوہ —

درخواست دعا

میرے والد محترم چوہدری محمد شریف صاحب گذشتہ پانچ روز سے درد قولنج اور بخار میں مبتلا ہیں تکلیف بہت زیادہ ہے۔ صحابہ کرام درویشان قادیان اور بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ وہ میرے والد صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص توجہ سے دعا کریں (خاکسار محمد حنیف

لاہور (حال ربوہ)

"برصغیر کا دفاع پاکستان اور بھارت کی مشترکہ کوششوں ہی سے ممکن ہے"

امریکہ میں پاکستانی سفیر مسٹر عزیز احمد کا اعلان

نیویارک یکم مئی۔ پاکستانی سفیر متعینہ امریکہ مسٹر عزیز احمد نے کہا ہے کہ برصغیر ہند کا دفاع صرف پاکستان اور بھارت کی مشترکہ کوششوں ہی سے ممکن ہے آپ نے توقع ظاہر کی کہ بھارت کی شمالی سرحد پر حال ہی میں جو واقعات رونما ہوئے ہیں ان سے بھارت اس حقیقت کو محسوس کرے گا۔

مسٹر عزیز احمد نے جو تجارت و صنعت کی امریکی کونسل برائے مشرق قریب کی طرف سے دی گئی ایک دعوت میں تقریر کر رہے تھے مزید کہا "اگر ہمارے عظیم پڑوسی زندگی کے حقائق کے صحیح خدوخال دیکھنے کے لئے تیار ہو جائیں اور اگر وہ اس کی خواہش ظاہر کریں تو پاکستان ان کے لئے بڑی اچھی دفاعی ڈھال کا کام دے سکتا ہے۔ کیونکہ اپنے محل وقوع کے اعتبار سے وہ اس پوزیشن میں ہے شمال مغرب میں وہ تاریخی راستے پاکستان ہی سے گزرتے ہیں جن کے ذریعے غیر ملکی حملہ آور بھارت پہنچتے تھے۔ اسی طرح جنوب مشرق سے بھارت تک پہنچنے کے لئے بھی پاکستان سے گزرنا پڑتا ہے۔

مسٹر عزیز احمد نے جو تقریر پہلے سے تیار کر کے لائے تھے مزید کہا کہ پاکستان اور بھارت کی تقدیریں ایک دوسرے کے ساتھ پوری طرح وابستہ ہیں اور ایک ملک کا جو انجام ہوگا اس کا دوسرے ملک کے انجام پر گہرا اثر پڑنا ناگزیر ہے۔ آپ نے کہا "برصغیر کے جغرافیائی، سیاسی اور دفاعی تقاضے کچھ اس نوعیت کے ہیں۔ کہ بھارت جیسے ہمسایہ کے مضبوط اور مستحکم رہنے میں پاکستان کا خود اپنا مفاد مضمر ہے اور اسی طرح بھارت کا مفاد اس بات میں ہے کہ پاکستان مضبوط اور مستحکم رہے۔

مسٹر عزیز احمد نے مزید کہا "میں تو یہاں تک کہوں گا کہ برصغیر ہند کا علاقائی اور نظریاتی دفاع صرف پاکستان اور بھارت کی مشترکہ کوششوں ہی سے ممکن ہے اور جیسی کہ موجودہ صورت ہے۔ الگ الگ رہتے ہوئے یا ایک دوسرے کے خلاف کام کر کے دونوں میں سے کوئی بھی اپنا دفاع نہیں کر سکتا۔"

آپ نے کہا "وہ دن غالباً اب زیادہ دور نہیں جب بھارت ان بنیادی حقائق کا اعتراف کرے گا اور ہم توقع کرتے ہیں کہ بھارت کی شمالی سرحد پر حال ہی میں جو واقعات رونما ہوئے ہیں ان کے پیش نظر مذکورہ اعتراف میں مدد ملے گی۔

مسٹر عزیز احمد نے کہا "اس پس منظر میں یہ بات انتہائی اہم اور ضروری ہے کہ کشیدگی کے وہ اسباب ختم کئے جائیں جو بھارت اور پاکستان کو اس حد تک ایک دوسرے سے دور رکھے ہوئے ہیں کہ وہ ان مسائل پر بھی متفق نہیں ہو سکتے جن سے ان کی بقا کا تعلق ہے آپ نے کہا "غالباً اگلے چند ماہ تک عالمی بنک کی مساعی جمیلہ سے بھارت اور پاکستان کے درمیان نہری پانی کا تنازعہ طے ہو جائیگا اور اگر یہ جھگڑا ختم ہو گیا تو یہ ایک اچھی پیش قدمی ہوگی۔"

"تاہم — پاکستانی سفیر نے کہا "پاکستان اور بھارت کے تعلقات [illegible]

امدادی رقوم موصولہ دفتر حفاظت مرکز ربوہ (بقیہ صلہ)

(۱م) بیگم چوہدری عبدالغنی صاحب کراچی بذریعہ عزیز محمد ادریس نصراللہ خان صاحب نائب صدر و عبدالغفور ادا چوہدری		۵۰/-/-
(۵م) سید محمد اقبال حسین شاہ صاحب دارالصدر شرقی ربوہ (امداد برائے رشتہ داران درویشان)		۲/-/-
(۶م) عبدالمنان صاحب بھٹہ فضل عمر ہوسٹل کالج ربوہ	ر	۵/-/-
(۷م) خواجہ محمد عبداللہ صاحب خواجہ ریسٹورنٹ گولبازار ربوہ	ر	۵/-/-
(۸م) مولوی رشید احمد صاحب چغتائی دارالرحمت ربوہ	صدقہ عام	۱۵/-/-
(۹م) والدہ ڈاکٹر منظور الحق صاحب کراچی بذریعہ عبدالوہاب صاحب سیکرٹری مال کراچی (برائے معاونین)		۳۰/-/-